بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُترۃ اور بغیر سُترۃ نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل

مفتی محمد رفیق حسنی

اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اکثر علماء کے نزدیک صحراء میں بغیر سُترہ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا اس وقت مکروہ ہے جب گزرنے والا نمازی کے قدموں اور سجدوں میں پیشانی زمین پر رکھنے کی جگہ کے درمیان سے گزرے۔ دوسرا قول فخرالاسلام کا ہے کہ جب نماز پڑھنے والا شخص حالت قیام میں خشوع کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے اس کی نظر جہاں تک احاطہ کرے اس مقدار تک گزرنا منع ہے۔ خشوع کی حالت میں جب نظر سجدے کی جگہ پر ہوتی ہے احتیاطاً اس کے قریب دوصف کی مقدار مساوی آٹھ فٹ کے برابر آگے نظر پڑتی ہے۔ لہٰذا فخرالاسلام کے قول کے مطابق صحرا میں نمازی کے آگے سجدے کی جگہ سے باہر کی جانب تقریباً آٹھ فٹ انگریزی فاصلہ تک گزرنا ممنوع ہوگا اور آٹھ فٹ کے بعد گزرنے میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ یہ حکم صحراء کا ہے مگر مسجد میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کی کراہت کی بنیاد مسجد صغیر اور کبیر پر ہے۔ اگر مسجد کبیر ہے تو اس کا حکم بھی صحراء والا ہے۔ بڑی مسجد میں گزرنا مکروہ اس وقت ہوگا جب سجدے کی جگہ سے آٹھ فٹ کے اندر گزرنا ہو اور آٹھ فٹ کے بعد گزرنا مکروہ نہیں ہوگا۔ اور صغیر مسجد میں یا گھر کے کمرہ میں جمہور فقہاء کا قول یہ ہے کہ قبلہ کی دیوار تک نمازی کے آگے گزرنا ممنوع ہے۔ اور محقق ابن ھمام کے قول پر صغیر اور کبیر مسجد کا فرق اور مسجد اور گھر کا فرق صحیح نہیں ہے مسجد کبیر ہو یا صغیر اور مسجد ہو یا گھر ہر صورت میں نمازی کی سجدہ گاہ کے آگے آٹھ فٹ تک سے گزرنا ممنوع ہے اس کے بعد باہر کی جانب گزرنے میں کراہت نہیں ہے موجودہ دور میں محقق ابن ھمام کے قول پر فتویٰ دینا چاہئے، کیونکہ اس میں لوگوں کیلئے یسر اور آسانی ہے۔ نمازی کے آگے گزرنے اور مرور کے مسئلہ میں مسجد کبیر اور صغیر میں فرق کے حوالے سے کتب فقہ میں دو 2 قول مذکور ہیں۔

1- مسجد کبیر اس مسجد کو کہا جاتا ہے جو چالیس 40 گز شرعی مساوی ساٹھ 60 فٹ یا اس سے زائد ہو اور اس سے کم مقدار کی مسجد صغیر ہے۔

2- مسجد کبیر وہ مسجد ہے جو ساٹھ 60 گز شرعی مساوی تقریبا نوے فٹ قبلہ کی جانب طویل ہو یا اس سے زائد ہو اور مسجد صغیر وہ ہے جو اس مقدار سے کم ہو۔

دونوں اقوال پر مسجد کبیر کا حکم صحراء والا ہے اور مسجد صغیر کے حکم میں دو قول ہیں۔ جس طرح ہم ذکر کر چکے ہیں یہ کہ اکثر علماء کے نزدیک صغیر مسجد میں قبلہ کی دیوار تک نمازی کے آگے گزرنا منع ہے اور محقق ابن ھمام کے نزدیک صغیر مسجد میں بھی سجدے کی جگہ سے تقریباً آٹھ فٹ کے فاصلے کے بعد گزرنا جائز ہے۔ موجودہ دور ۱۴۲۷ھ بمطابق 2006ء میں بڑے شہروں میں نوے فیصد سے زائد مساجد کبیر مسجد کی تعریف میں آتی ہیں لہٰذا ان کا حکم صحراء والا ہوگا اور ان مساجد میں نماز پڑھنے والوں کے سامنے بغیر سُترہ سجدے کی جگہ سے تقریبا دو صف کی مقدار آگے کی جانب کے بعد گزرنے میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ بحمدہ تعالیٰ موجودہ دور میں نمازیوں کی کثرت اور اژدھام ہوتا ہے، خصوصاً جمعہ کی نماز اور رمضان المبارک کی نمازوں میں کوئی شخص آرہا ہے کوئی جارہا ہے کسی نے فوراً نماز کے بعد نکلنا ہے مثلاً ائیر پورٹ (airport) یا ہسپتال اور دفتر پہنچنا ہے اور کوئی شخص تاخیر سے پہنچ رہا ہے کچھ لوگ مسبوق ہیں اور کچھ لوگ ابھی اپنی نمازیں شروع کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں پہلی صفوں کے لوگوں کو جو نماز پڑھ چکے ہوتے ہیں یا کسی ضرورت کی وجہ سے انہیں مسجد سے فوراً نکلنا ہوتا ہے انہیں مسبوقین یا بعد میں آنے والے بیسیوں لوگ یا آرام سے نماز پڑھنے والے سیکڑوں لوگوں کے سامنے گزرنا پڑتا ہے اگر ایک کی انتظار کریں تو دوسرا نماز شروع کردیتا ہے۔ لہذا گزرنے والوں کو نہایت مشقت اٹھانا پڑتی ہے، اور ہر جگہ ستروں کا اہتمام نہایت مشقت کا کام ہے۔ اس لئے جلدی جانے والے لوگوں کیلئے حکم یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والے کے آگے نماز سے فارغ اگلی صفوں میں لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ فارغ لوگ نمازیوں کیلئے سُترہ ہیں اُن کے آگے گھوم کر نکلنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر نماز پڑھنے والے کے آگے فارغ آدمی یا ستون یا سُترہ نہیں ہے تو نماز پڑھنے والے کی سجدہ گاہ سے آٹھ فٹ فاصلے کے بعد گزر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر نماز پڑھنے والے کی سجدہ گاہ سے گزرنا پڑ جائے تو بھی اس کی علماء نے چار صورتیں ذکر کیں ہیں۔

1 - نماز پڑھنے والا ایسی جگہ کھڑا ہو جو لوگوں کیلئے گزرگاہ نہ ہو اور آگے گزرنے والے کیلئے متبادل گزرگاہ موجود ہو لیکن پھر بھی گزرنے والا نماز پڑھنے والے کی سجدہ گاہ سے گزرے تو اس صورت میں صرف گزرنے والا گناہ گار ہوگا اور نماز پڑھنے والا گناہ گار نہیں ہوگا۔

حد یعمل فی الارض خیر لاهل الارض من ان یمطروا اربعین صباحا ☆ الحدیث

2 - نمازی لوگوں کی گزرگاہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور گزرنے والے کیلئے متبادل گزرگاہ نہ ہو تو نماز پڑھنے والا گناہ گار ہوگا جس طرح لوگ مسجد کے دروازہ اور گیٹ پر نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔ گیٹ گزرگاہ ہے اگر مسجد سے نکلنے کا ایک گیٹ ہے تو نماز پڑھنے والا گناہ گار ہے اور گزرنے والا گناہ گار نہیں ہوگا بلکہ اگر گزرنے والے لوگ گیٹ پر نماز پڑھنے والوں کی گردنوں کے اوپر سے بھی گزر جائیں تو بھی گناہگار نہیں ہونگے۔ (ردالمحتار)

3 - نماز پڑھنے والا آدمیوں کی گزرگاہ میں نماز پڑھے اور گزرنے والے کیلئے متبادل راستہ ہو پھر بھی گزرنے والا نمازی کی سجدہ گاہ سے گزرے تو اس صورت میں نمازی اور گزرنے والا دونوں گناہگار ہونگے۔

4 - نماز پڑھنے والا لوگوں کی گزرگاہ میں نہ ہو اور گزرنے والے کیلئے متبادل راستہ نہ ہو تو اس صورت میں دونوں گناہگار نہیں ہونگے۔ (طحطاوی علی المراقی صفحہ ۱۸۸ اور شامی)

صحراء اور مسجد کبیر اور صغیر میں بغیر سترہ نماز پڑھنے والے کے سامنے گزرنے کے متعلق مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں ہے:۔

والمکروہ المرور بمحل السجود علی الاصح فی المسجد الکبیر والصحراء وفی الصغیر مطلقاً اھ۱۸۸۔

ترجمہ: اور اَصح قول پر مکروہ سجدے کے محل سے گزرنا ہے بڑی مسجد اور صحراء میں اور چھوٹی مسجد میں محل سجود اور غیر سجود میں قبلہ کی دیوار تک مطلق مرور اور گزرنا منع ہے۔

طحطاوی شریف میں ہے:۔

(قولہ الاصح) وقال فخر الاسلام وھو موضع یقع علیہ بصر خاشع الخ۔

یعنی سجدہ کی جگہ سے مراد وہ محل ہے جس پر خشوع کی حالت میں نظر پڑتی ہے اور عموماً سجدے کی جگہ پر نظر ہو تو محتاط اندازے کے مطابق دوصف تک نظر آگے جاتی ہے۔

علامہ شامی نے نقل فرمایا ہے کہ فخر الاسلام کا قول مختار ہے اور جمہور علماء کے قول کو فخر الاسلام کے قول

کی طرف لوٹایا جائے۔لہذا دونوں سے مراد سجدے کی جگہ سے قریب آگے دوصف کی مقدار کے برابر گزرنا ممنوع ہے۔

علامہ طحطاوی صاحب فتح القدیر محقق ابن ھمام کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

قال المحقق فی الفتح والذی یظھر ترجیح ما اختاره فخر الاسلام وکونه من غیر تفصیل بین المسجد وغیره فان المؤثم ھو المرور بین یدی المصلی حقیقة وکون المسجد او البیت اعتبر بقعة واحدة فی بعض الاحکام لا یستلزم تغییر الامر الحسی من المرور عن بعید یجعل البعید قویباً الخ (۱۸۸)۔

ترجمہ: اور محقق ابن ھمام نے فتح القدیر میں فرمایا ہے اور وہ امر جو فخر الاسلام کے مختار قول کی ترجیح کو غالب کرتا ہے اور مرور کا بغیر تفصیل کے مسجد اور غیر مسجد میں ہونے کو غالب کرتا ہے وہ اثم اور گناہ کا باعث نماز پڑھنے والے کے آگے حقیقتاً گزرنا ہے اور مسجد اور گھر کو بعض احکام میں ایک بقعہ اعتبار کرنا امر حسی کی تغییر کو مستلزم نہیں ہے یہ کہ بقعہ واحدۃ ہونا دور سے گزرنے کو قریب کردے۔

امام ابن ھمام کے کلام میں لفظ بین المسجد وغیرہ میں مسجد سے مراد مسجد صغیر ہے کیونکہ مسجد کبیر اور صحراء میں جمہور کے نزدیک بھی فرق نہیں ہے۔لہذا مسجد صغیر ہو یا کبیر یا غیر مسجد ہو سب صورتوں میں سجدے کے محل سے تقریباً آٹھ فٹ کے فاصلہ سے گزرنا باعث اثم ہوگا۔محقق ابن ھمام کے قول کی بنیاد حدیث شریف میں لفظ بین یدی المصلی کا ذکر ہے یہ کہ حدیث شریف میں مسجد صغیر اور کبیر کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی دار اور بیت کا ذکر ہے، لھذا بین یدی المصلی کے مطلق ذکر کا تقاضا یہ ہے کہ مرور کے مسئلہ میں مسجد صغیر اور کبیر اور مسجد اور غیر مسجد کا فرق نہ ہو ہر جگہ باعث اثم نماز پڑھنے والے کے آگے گزرنا ہے۔

البتہ جمہور فقہاء کے نزدیک مسجد صغیر اور کبیر میں مرور کے حکم کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے یہ کہ کبیر مسجد کا حکم صحراء والا ہے لہذا صحراء اور بڑی مسجد میں محل سجود سے دوصف آگے تک گزرنا منع ہے اس کے بعد گزرنا ممنوع نہیں ہے۔لیکن چھوٹی مسجد میں قبلہ کی دیوار تک نمازی کے آگے گزرنا